پولیس اور آپ

جانیں اپنے حقوق

پولیس کی تفتیش اور بازپرس

CHRI
Commonwealth Human Rights Initiative

تحقیق اور باز پرس

پولیس کی یہ بنیادی ذمہ داری ہے کہ اس کے پاس رپورٹ کئے گئے تمام معاملات کی وہ تفتیش کرے۔ حقیقت کا پتہ لگانے کے لئے تفتیش اور پوچھ تاچھ لازمی ہے۔ مبینہ جرائم کے بارے میں پوچھ تاچھ کر کے پولیس اہم جانکاریاں اکٹھا کرتی ہے۔ جب کبھی ایسا کرنے کے لئے بلایا جائے تو ہر کسی کا فرض ہے کہ پولیس کی تفتیش میں مدد کرنے کیلئے صحیح اور درست جانکاری فراہم کرے۔ اسی طرح جس کسی سے بھی پولیس پوچھ تاچھ کرتی ہے اسکے بھی کچھ قانونی حقوق ہیں جسے بحال رکھا جانا ضروری ہے۔

کسی ملزم یا گواہ کی حیثیت سے اگر پولیس آپ سے باز پرس یا پوچھ تاچھ کرتی ہے تو آپکے کے بھی حقوق ہیں جس کی تفصیل اس پمفلٹ میں درج ہے۔ ملزم وہ شخص ہوتا ہے جس پر کسی جرم کا الزام ہو اور وہ گرفتار یا حراست میں یا ضمانت پر ہو سکتا ہے اور ضرورت پڑنے پر پوچھ تاچھ کے لئے طلب کیا جا سکتا ہے۔ کچھ مخصوص معاملوں میں قانون کے تحت ہوسکتا ہے آپ گرفتار یا حراست میں نہ ہوں لیکن ایک مشکوک انسان کے طور پر پولیس کے ذریعہ پوچھ تاچھ کے لئے متواتر طلب کیا جاتا ہو اور کسی بھی وقت گرفتار کیا جا سکتا ہو (دفعہ 41 اور 41اے، مجموعہ ضابطہ فوجداری (سی آر پی سی)۔ کسی معاملے کا گواہ ملزم نہیں ہوتا اور اسکے ساتھ الگ طرح کا برتاؤ کیا جائیگا۔ کسی گواہ سے پولیس کے ذریعہ اس وقت پوچھ تاچھ کی جاتی ہے اگر اسکے پاس زیر تفتیش معاملے سے متعلق حقائق کی جانکاری ہوتی ہے۔

آپ ملزم ہوں یا گواہ، جب آپ سے باز پرس یا پوچھ

تا چھ کی جاتی ہے تو آپکے کچھ قانونی حقوق ہوتے ہیں جسے بحال رکھا جانا چاہیئے۔ آپ کو ان حقوق اور صحیح ضوابط کے بارے میں جانکاری ہونا اہم ہے جسکی تعمیل پولیس کو ضرور کرنا چاہئے۔

تفتیش کے دوران کسی ملزم کے مندرجہ ذیل حقوق ہوتے ہیں:

☆ جن جرائم کا آپ پر الزام ہے اسکے اقرار کی طرف اشارہ کرنے والا بیان یا کسی سوال کا جواب دینے کیلیئے پولیس آپکو مجبور نہیں کرسکتی۔ یہ آپکا آئینی حق ہے۔ آپکو اسکی جانکاری دینا پولیس کا فرض ہے۔ (دفعہ 20(3)، آئین ہند)

☆ کسی جرم کو قبول کرنے کیلیئے کسی بھی طرح پولیس آپکو دھمکی نہیں دے سکتی یا مجبور نہیں کرسکتی۔)دفعہ 24، انڈین ایویڈنس ایکٹ اور دفعہ 163، سی آر پی سی)

☆ باز پرس کے وقت آپکو وکیل سے صلاح مشورہ کرنے کا حق ہے۔ باز پرس کے دوران وکیل آپکے ساتھ رہ سکتا ہے لیکن پوری باز پرس کے دوران نہیں۔ پولیس کو چاہئے کہ آپکو اس حق کے بارے ضرور جانکاری دے۔ (دفعہ 41ڈی، سی آر پی سی)

☆ اپنی باز پرس کے دوران پولیس کو دئے گئے کسی بیان پر دستخط نہ کریں۔ یہ قانون ہے! آپ کو اپنے بیان پر دستخط کرنے کیلیئے مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ اگر پولیس کہتی بھی ہے تب بھی سادے کاغذ پر دستخط کبھی نہ کریں۔ (دفعہ 162، انڈین ایویڈنس ایکٹ)

☆ پولیس کے سامنے آپکا دیا گیا اقبالیہ بیان آپکے خلاف نہیں مانا

جا سکتا یا آپ کے خلاف بطور ثبوت استعمال نہیں کیا جا سکتا، جب تک کہ ضابطہ کے مطابق کسی منصف مجسٹریٹ کے سامنے ایسا نہ کیا گیا ہو۔ (دفعہ 26، انڈین ایویڈنس ایکٹ)

☆ اگر آپ نے کوئی جرم کیا اور آپ اسے قبول کرنا چاہتے ہیں تو ایسا آپکو کسی منصف مجسٹریٹ کے سامنے کرنا چاہیئے اور اس کے لئے مخصوص ضابطہ کی پیروی ضرور کی جانی چاہیئے۔ مجسٹریٹ کا فرض ہے کہ آپ کو بتائے کہ آپ کو کسی دباؤ میں اقبال جرم نہیں کرنا چاہیئے۔ ایک بار جب آپ اقبال جرم کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں تو جو کچھ بھی آپ کہیں گے اس کا استعمال آپ کے خلاف ثبوت کے طور پر کیا جائیگا۔ اگر مجسٹریٹ سمجھتا ہے کہ آپ اپنی خواہش سے جرم قبول نہیں کر رہے ہیں تو وہ آپکے اقبال نامہ کو درج نہیں کریگا/کریگی۔ (دفعہ 164، سی آر پی سی)

یاد رکھیں: گرفتار خاتون سے باز پرس کسی خاتون پولیس افسر کی موجودگی میں ہی کی جا سکتی ہے (سپریم کورٹ کا فیصلہ، شیلا بارسے بنام ریاست مہاراشٹر)

حراست میں تشدد جرم ہے

تفتیش یا پوچھ تاچھ کے دوران کسی کو اذیت نہیں دی جا سکتی، مارا نہیں جا سکتا، گالی گلوج یا بدسلوکی نہیں کی جا سکتی۔ اگر باز پرس کے دوران پولیس کسی کے ساتھ مار پیٹ کرتی ہے یا زخمی کرتی ہے تو انھیں قانون کے تحت سزا دی جا سکتی ہے۔ حراست کے دوران آبروریزی قانون کے تحت قابل سزا جرم ہے۔

اگر آپ کسی مقدمے میں گواہ ہیں یا معاملے کے حقائق سے آشنا ہیں تو جو کچھ بھی آپ جانتے ہیں پولیس اسکے بارے میں جرح یا پوچھ تاچھ کر سکتی ہے۔ دراصل گواہ کی حیثیت سے بیان دینا ایک قانونی فرض ہے۔

پوچھ تاچھ کے دوران گواہ کے مندرجہ ذیل حقوق ہیں:

☆ کوئی پولیس افسر گواہ کو پوچھ تاچھ کیلئے صرف تحریری حکم کے ذریعہ ہی بلاسکتا ہے۔(دفعہ 160(1)،سی آر پی سی)

☆ قانون کہتا ہے کہ خواتین، 15 سال سے کم عمر کے بچے، ۵۶ سال سے زیادہ عمر کا کوئی بھی شخص یا جسمانی یا ذہنی اعتبار سے معذور افراد کو پوچھ تاچھ کے لئے پولیس اسٹیشن نہیں بلایا جاسکتا۔ان سے پوچھ تاچھ صرف انکی رہائش گاہ پر انکے اہل خانہ کی موجودگی میں کی جا سکتی ہے۔ (دفعہ 160،سی آر پی سی)

☆ اگر آپکو پوچھ تاچھ کیلئے بلایا جاتا ہے تو آپ تعاون کرنے اور پولیس کے ذریعہ پوچھے گئے سوالات کا جواب دینے کے پابند ہیں۔لیکن یاد رکھیں، آپ ایسے کسی بھی سوال کا جواب دینے سے انکار کر سکتے ہیں جس سے آپ خود کسی جرم میں ماخوذ قرار پائیں۔(دفعہ 161(2)،سی آر پی سی)

☆ گواہ کے بیان کو فوراً تحریر میں لانا چاہئے (دفعہ 161(3)،سی آر پی سی)۔جہاں تک ممکن ہو بیان ایسی زبان میں لکھا جانا چاہئے جو گواہ کو معلوم ہو۔ بیان لینے کے بعد پولیس افسر کو چاہئے کہ وہ اسے گواہ کو ضرور پڑھکر سنائے اور گواہ تسلیم کرے کہ یہ صحیح ہے۔اگر گواہ کے ذریعہ دیا گیا بیان پڑھکر سنائے گئے بیان سے مختلف ہے تو اسکو ریکارڈ کرنے والے پولیس افسر کو بتانا چاہئے، وہ اسے تبدیل کریگا/گی اور بیان پھر سے پڑھکر گواہ کو سنائے گا/گی۔

☆ بیان پر گواہ کے دستخط نہیں لئے جاسکتے۔(دفعہ 162،سی آر پی سی)

☆ گواہ کے بیان سے چھیڑ چھاڑ کرنا یا متاثر کرنا یا گواہ کو کسی طرح سے دھمکی دینا قانوناً ممنوع ہے۔(دفعہ 163 (اے)،سی آر پی سی)

☆ قانون کے مطابق گواہ کو اسکے گھر کے علاوہ کسی دوسری جگہ بلائے جانے کے اخراجات پولیس ادا کرسکتی ہے۔ (دفعہ 160(2)،سی آر پی سی)

یادرکھنے کی باتیں

☆ جب آپ پوچھ تاچھ کیلئے پولیس اسٹیشن جائیں تو اپنے ساتھ کسی رشتہ دار یا دوست کو لیکر جائیں۔

☆ اطمینان کے ساتھ اور پرسکون انداز میں پولیس کے سوالوں کا جواب دیں۔

☆ جس طرح سے واقعہ پیش آیا ہے اسی طرح بالکل صحیح حقائق بیان کریں۔

☆ حقائق کو بڑھا چڑھا کر نہ پیش کریں۔

☆ کبھی بھی مبہم یا غیر واضح بیانات نہ دیں۔

پولیس کے ذریعہ بازپرس یا پوچھ تاچھ سے متعلق آپ کو اگر شکایت ہے تو مندرجہ ذیل کام کرسکتے ہیں:

☆ اپنی شکایت رجسٹرڈ ڈاک سے پولیس سپرنٹنڈنٹ (ایس پی) کو ارسال کریں۔ اگر ایس پی آپکی شکایت سے مطمئن ہیں تو وہ یا تو ذاتی طور پر تحقیق کریں گے/گی یا تحقیق کا حکم دیں گے/گی۔

☆ ذاتی طور پر براہ راست سینئر افسران سے شکایت کریں جسمیں ایس پی، یا اس سے بڑے عہدے والے افسران جیسے ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس (ڈی آئی جی) یا انسپکٹر جنرل آف پولیس (آئی جی) شامل ہیں۔

☆ اس حلقہ کے متعلقہ مجسٹریٹ کی عدالت میں شکایت درج کرائیں۔

☆ اگر آپکی ریاست میں حقوق انسانی کمیشن ہے تو ریاستی حقوق انسانی کمیشن میں شکایت درج کرائیں اگر نہیں ہے تو آپ قومی حقوق انسانی کمیشن میں شکایت درج کرا سکتے ہیں۔

☆ اگر آپکی ریاست میں پولیس شکایت کا شعبہ ہے تو پولیس شکایت کے شعبہ میں شکایت درج کرائیں۔ ریاستوں میں ایسے خصوصی ادارے ہیں جو پولیس کے بارے میں عوامی شکایتوں پر غور کرتے ہیں۔

☆ آئین ہند کی دفعہ 226 کے تحت براہ راست ہائی کورٹ میں یا دفعہ 32 کے تحت سپریم کورٹ میں راست طور پر عرضی داخل کریں اگر عدالت اس بات سے اتفاق کرتی ہے کہ بنیادی حقوق کی پامالی ہوئی ہے تو متعلقہ محکمہ کو شکایت درج کرنے کی ہدایت کریگی یا اسکے مطابق جو بھی فیصلہ لینا ہو اس کے لئے حکم صادر کرے گی۔ آپ اپنی شکایت کسی خط میں لکھ کر بھی ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ کو بھیج سکتے ہیں۔ اگر عدالت محسوس کرتی ہے کہ آپکی شکایت قابل توجہ ہے تو اس خط کو عرضی میں تبدیل کر سکتی ہے۔

سی ایچ آر آئی کے بارے میں

کامن ویلتھ ہیومن رائٹس اِنیشئیٹو (سی ایچ آر آئی) ایک بین الاقوامی آزاد اور غیر منافع بخش تنظیم ہے جسکا صدر دفتر بھارت میں ہے۔ دولت مشترکہ میں حقوق انسانی کے عملی حصول کو فروغ دینا اسکے مقاصد میں شامل ہے۔ سی ایچ آر آئی حقوق انسانی کے معیارات کی زیادہ استواری کی وکالت کرتی ہے۔

ہمارے پروگرام ہیں:

- ☆ انصاف تک رسائی (پولیس اصلاحات)
- ☆ انصاف تک رسائی (جیل اصلاحات)
- ☆ معلومات تک رسائی
- ☆ بین الاقوامی وکالت اور منصوبہ بندی

Commonwealth Human Rights Initiative

کامن ویلتھ ہیومن رائٹس انیشئیٹو

تھرڈ فلور، سدھارتھ چیمبرس

۱۵۵ اے، کالوسرائے

نئی دہلی-110016

انڈیا

ٹیلیفون:+91-11-43180200

فیکس:+91-11-43180217

ای میل:info@humanrightsinitiative.org

ویب سائٹ:https://www.humanrightsinitiative.org